خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 48

Track - 2

34:00

''انسان کا غیب سے کیا تعلق ہے؟''

بسم اللہ ...

انسان اور کائنات کی ساخت پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں اس کے علاوہ کوئی دوسری بات نظر نہیںآتی کہ اللہ تعالیٰ خود اور اللہ تعالیٰ کا پورا نظام غیب کے اوپر قائم ہے۔ انسان کی پیدائش پر اگر آپ غور کریں تو انسان پیدا ہونے سے پہلے جہاں بھی تھا اس کو ہم غیب کے علاوہ دوسرا کوئی نام نہیں دے سکتے۔ یعنی انسان جب پیدا ہوا تو عالم ارواح سے جہاں روحیں اللہ تعالیٰ نے رکھی ہوئی ہیں، عالم ارواح سے روحیں اس دنیا میں آئیں اور انسان یہاں پیدا ہوگیا۔ عالم ارواح جہاں بھی واقع ہے اسے ہم غیب کے علاوہ دوسرا نام نہیں دے سکتے۔ اس لئے کہ عالم ارواح ہمیں نظر نہیں آتا۔ پیدائش کے بعد ہر چیز کی طرح، ہر شئے کی طرح انسان کی بھی نشو و نما ہوتی ہے۔ پیدا ہونے کے بعد سے ہی انسان کے اندر بڑھنے کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ اور بڑھتے بڑھتے گوشت کا لوتھڑا بچہ چلنے بھی لگتا ہے، پھر نہ بھی لگتا ہے۔ اس کے اندراللہ تعالیٰ طاقت بھی دے دیتے ہیں۔ اس کے اندر عقل و شعور بھی آجاتا ہے۔ جب ہم بچے کی نشو و نما پر ، بڑھوتری پر یا اس کے بڑا ہونے پر غور کرتے ہیں تو وہاں بھی ہمیں غیب کے علاوہ کوئی دوسری چیز نظر نہیں آتی۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ آج جمعہ کے دن جو بچہ پیدا ہوا ہفتے کے روز وہ جمعہ کا دن جو ہے وہ غیب میں چلا گیا۔ اگر جمعہ کا پیداہونے والا بچہ ہفتے کے دن تک پہنچنے میں جمعہ کا دن چھپ نہ جائے تو بچے کی نشو و نما نہیں ہوسکتی۔ پھر بچہ ایک ہفتے کا ہوا آپ غور فرمائیں کہ ایک جب ہم یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بچہ ایک ہفتے کا ہوگیا تو ہم دراصل کہنا یہ چاہتے ہیںکہ سات دن بچے کی عمر کے غیب ہوگئے۔ پردے میں چھپ گئے۔ پھر بچہ ایک سال کا ہوا۔ جب ایک سال کا بچہ ہوتا ہے اور ہم اس کی سالگرہ مناتے ہیں ، یا خوشی کرتے ہیں تو اصل میں ہم کہنا یہ چاہتے ہیں اور لوگوں کو بتانا یہ چاہ رہے ہیں کہ ہمارے بچے کے تین سو پینسٹھ دن غیب کی دنیا میں چلے گئے۔ اگر تین سو پینسٹھ دن غیب کی دنیا میں نہ جائیں تو بچہ ایک سال کا نہیں ہوتا۔ یا ہوگا؟ اسے پھر بات ذرا تھوڑی سی باریک ہے۔ ہم جب پیدا ہوئے اس وقت تک ہم پیدا نہیں ہوسکتۓ کہ جب تک کہ ہمارے مادی جسمانی وجود میں روح داخل نہ ہوجائے۔ روح کہاں ہے؟ جی؟ زور سے بولیں؟ تو ہم کہاں سے آئے؟ جب ہم سال بھر کے ہوئے، تین سو پینسٹھ دن کتنے دن ہوتے ہیں؟ تین سو پینسٹھ دن کہاں چلے گئے؟ پھر ہم بارہ سال کے

ہوگئے۔ تو بارہ سال کے مہینے اور بارہ سال کے ہفتے ، بارہ سال کے دن ، بارہ
سال کے گھنٹے،بارہ سال کے منٹ ، بارہ سال کے سیکنڈ کہاں گئے؟ اب ہم جوان
ہوگئے ۔ جب ہم جوان ہوگئے تو ہمارا لڑکپن کدھر گیا؟ اب ہم بوڑھے ہوگئے۔ تو
جوانی کدھر گئی؟ اب ہم مرگئے۔ تو کہاں چلے گئے۔ جی؟ تو آپ یہ بتائیں کہ
انسان غیب کے علاوہ کیا ہے؟ لوگ تو یہ کہتے ہیں کہ جی حضورﷺ کو بھی علم
غیب حاصل نہیں تھا۔ پتہ نہیں کیا کیا کہتے ہیں۔ میں نے کوئی اختلافی مسئلہ
نہیں چھیڑنا۔ لیکن یہاں تو ہر آدمی غیب ہے۔ آپ رات کو سوگئے۔ بھئی روز
سوتے ہیں ناں۔آنکھیں بند ہوگئیں۔ شعور معطل ہوگیا۔ نہ آپ کو یہ پتہ کہ گھر
میں کیا چیز ہے۔ نہ آپ کو یہ پتہ آپ کہاں سو رہے ہیں۔ نہ آپ کو یہ پتہ کہ
گھر میں کون گھس آیا۔ صبح کو پھر آپ اٹھ گئے۔ رات کدھر گئی؟ جی؟ اور جب
آپ سو گئے تو دن کدھر گیا؟ تو اس کا مطلب ہے کہ انسان غیب کے علاوہ کچھ
نہیں ہے۔ اب یہ تو آپ کی سمجھ میں بات آگئی۔ اب زندگی کامسئلہ ہے۔ آدمی
زندہ اس وقت رہتا ہے کہ جب آدمی کے اندر روح موجود رہے۔ یار وح کے بغیر
کوئی آدمی زندہ رہ سکتا ہے؟ ہیں جی؟ روح کہاں ہے؟ جی؟ توآپ کی اصل
زندگی کیا ہوئی؟ آپ کی جو انرجی اور توانائی ہے جو روح کے اوپر

depend

کررہی ہے وہ بھی غیب ہے۔ اب جو ماضی ہے وہ بھی غیب ہے۔ مثلاً بچپنا گزر
گیا، لڑکپن گزر گیا ، آدھا بوڑھا پا گزر گیا ۔ یہ جو سب گزر گیا یہ کہاں گیا؟ اور
جو آئندہ آنے والی زندگی ہے مثلاً جوانی میں بوڑھا پا آنے والا ہے۔ وہ کہاں ہے؟
وہ بھی آپ کو نظر نہیں آتا۔ تو غور کرنے کی بات یہ ہے کہ انسان غیب کے
علاوہ کیا چیز ہے۔ ہیں جی؟ نہیں اگر کسی صاحب کو کوئی اعتراض ہوتو یہ
کوئی ... اسکول ہے ایک طرح کا ، کلاس لگی ہوئی ہے۔ اگر کوئی بات سمجھ
میں نہ آئی ہو تو کوئی آدمی سوال ... ابھی سوال کرلے۔جی؟ بھئی ماشاء اللہ
اتنے سارے لوگ بیٹھے ہیں بتائیں ۔ آپ یہ بتائیں کہ فلاں چیز غیب نہیں ہے۔آپ
کے اندر دل کا ایک لوتھڑا ہے۔ حضورپاک ﷺ نے فرمایاکہ جس میں ایک لوتھڑا ہے
جس کو دل کہتے ہیں اگر وہ صحیح ہے تو سب کچھ صحیح ہے۔ وہ دل نظر آتا
ہے؟ آپ جو سانس لے رہے ہیں وہ سانس محسوس تو ہورہا ہے جاتے ہوئے۔
لیکن وہ سانس نظر آتا ہے؟ انتہا یہ ہے کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو تو یہ بھی
پتہ نہیں کہ آپ کی پشت کے پیچھے کیا ہے۔ تو پشت کے پیچھے جو چیز نظر نہیں
آرہی وہ کیا ہے؟ تو جب آپ سب کچھ غیب ہیں تو اللہ کیا ہے؟ جی؟ اللہ بھی
غیب ہے ۔ تو غیب ، غیب کو کیوں نہیں دیکھ سکتا بھائی؟ اللہ کو یہ آنکھ نہیں
دیکھ سکتی۔ لاتدرکہ الابصار و ھوا یدرک الابصار و ھوا اللطیف الخبیر ... اللہ
تعالیٰ کو یہ گوشت پوست کی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔ روح کی آنکھ اللہ کو دیکھ
سکتی ہے۔ آپ کی زندگی روح ہے۔ آپ کا بچپن روح ہے۔ مثلاً ایک آدمی بچپن
میں اس کی روح نکل جائے ۔جوانی تو نہیں آئیگی۔ جوانی میں روح نکل جائے ،

بوڑھاپا نہیں آئے گا۔ اور جب بوڑھاپے میں روح نکلتی ہے تو دوبارہ کوئی کسی نے دیکھا نہیں کسی نے ... حضور قلندر بابا اولیا فرمایا کرتے تھے بھائی عجیب بات ہے قبر میں جو چلاگیا اس نے آکر کبھی اپنا حال نہیں بتایا کہ کیا گزری۔ لوگ چادریں بھی چڑھاتے ہیں ۔ لوگ پھول بھی ڈالتے ہیں۔ عطر بھی چھڑکتے ہیں۔اب اس بیچارے مردے کا قبر کے اندر کیا حال ہے وہی جانتاہے یا اللہ جانتا ہے۔ ہم قبروں میں پھول وول چڑھاتے ہیناں ، چادریں اتنی قیمتی قیمتی ۔ تو آپ یہ بتائیے کہ اس مردے کا کیا حال اس بیچارے کا کیا گزر رہا ہے اندر ۔ اگر وہ خوش ہے اس کا بھی آپ کو پتہ نہیں۔ اگر وہ ناخوش ہے اس کا بھی آپ کو پتہ نہیں ہے۔ تو ساری زندگی بے علمی کی زندگی ہے اور ساری زندگی غیب کی زندگی ہے۔ دوسری بات سب لوگ اس بات کو جانتے ہیں کہ جب اللہ نے یہ ساری کائنات بنادی ... کن فیکون ... ساری دنیا بن گئی۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ... الست بربکم ... یہ تو سب کو پتہ ہے۔ روحوں کو مخاطب کرکے کہا کہ میں تمہارا رب ہوں۔ سب روحوں نے یہ کہا قالوا بلیٰ ... جی ہاں! آپ ہمارے رب ہیں۔ بھئی یہ تو سب ہی جانتے ہیں۔یا کوئی نہیں جانتا؟ جب روحوں نے یہ کہا کہ آپ ہمارے رب ہیں تو اس کا کیا مطلب یہ نہیں ہوا کہ کہ روحوں نے اللہ کو دیکھا تو کہا آپ ہمارے رب ہیں۔ بغیر دیکھے روحوں نے کیسے کہہ دیا آپ ہمارے رب ہیں۔ اس کا مطلب یہ بھی ہوا کہ روحوں نے اللہ کی آواز سنی ۔ آواز سن کر اللہ کو دیکھا پھر کہا آپ ہمارے رب ہیں۔ اب مسئلہ یہ حل ہوگیا کہ روح اللہ کو دیکھ چکی ہے یوم ازل میں۔آپ کیا ہیں؟ آپ سب روح کے علاوہ تو کچھ بھی نہیں ہیں۔ روح نکل گئی مر گیا آدمی۔ اچھا بچپن میں نکل گئی مرگیا۔ بوڑھاپے میں نکل گئی تب مرگیا۔ جوانی میں نکل گئی تب مرگیا۔اس میں نہ عورت کی قید ہے نہ مرد کی قید ہے نہ بچے کی قید ہے نہ جوان کی قید ہے۔ جب تک روح ہے، آپ ہیں۔ روح نہیں ہے آپ نہیں ہیں۔ تو اصل کیا ہوئی آپ کی؟ اگر آپ اپنی اصل سے واقف ہوجائیں تو کس سے واقف ہوں گے؟ روح سے۔جی؟ روح تو اللہ کو دیکھ چکی ہے۔ اللہ کی آواز بھی سن چکی ہے۔ اب یہ بتائیں کہ اللہ کو دیکھنا، اللہ کی آواز سننا، اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنا یارو کون سا مشکل کام ہے؟ کیا مشکل پڑ گئی ہے کہ اللہ کو نہیں دیکھ سکتے؟ کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ روح تو آپ کو دیکھ چکی ہے۔ اور روح کے بغیر آپ کچھ نہیں ہیں۔ آپ کا جو مادی وجودہے وہ اس وقت تک ہے جب تک اس کے اندر روح ہے۔ اگر روح رشتہ توڑ لیتی ہے اس مادی وجود کا کیا بنتا ہے؟ مٹی میں مٹی مل جاتی ہے۔ قبر کھول کے آپ دیکھیں کچھ عرصے کے بعد وہاں کچھ بھی نہیں ملتا۔ ہڈیاں ملتی ہیں پڑی ہوئی۔اور کچھ عرصے کے بعد وہ ہڈی بھی مٹی میں مل کے مٹی بن جاتی ہے۔ آپ یہ بتائیں کہ اللہ کو دیکھنا کیا مشکل کام ہے؟ اللہ کو دیکھنا تو سب سے آسان کام ہوگیا۔ بات اتنی سی ہے کہ آپ کو اپنی اصل سے واقف ہونا ہے۔ اس کو پھر غور کریں۔ کیا روح کے بغیر ہم میں سے کوئی آدمی زندہ رہ سکتا ہے؟ تو ہماری اصل جو ہے گوشت پوست کا جسم ہے یا روح ہے؟ تو اگر ہم روح کا

عرفان حاصل کرلیں کیا ہوگا؟ روح تو اللہ کو دیکھ چکی ہے۔ اللہ کی آواز بھی
سن چکی ہے۔ رسول اللہﷺ کا ارشاد عالی مقام ہے ... من عرف نفسہ فقد
عرف ربہ ... جس نے اپنی روح کو دیکھ لیا ۔ جس نے اپنی روح کو پہچان لیا اس
نے اللہ کو پہچان لیا۔ ہم یہ حدیث بچپن سے سنتے چلے آئے ہے۔ پتہ نہیں ہزاروں
تقریریں سن لی ہوں گی مولوی صاحبان کی۔ کسی نے ہمیں یہ تشریح آج تک
بیان نہیں کی اور آپ نے بھی نہیں سنی ہوگی۔ یا سنی ہو تو بتاؤ بھائی؟ یہ وہ
علم ہے جس کو روحانی علم کہاجاتا ہے۔ یہ کتابوں میں نہیں ملتا۔ یہ تو قلندر
بابا جیسے لوگوں کے سینوں میں ہوتا ہے وہاں سے منتقل ہوتا ہے۔ ماشاء اللہ
اتنے سارے لوگ بیٹھے ہیں سبھی عمر کے ہیں بتائیں کسی نے یہ تشریح سنی ہو
تو؟ جی؟ اور کونسا مشکل ہے بتائیے۔ اس میں لاجک نہیں ہے۔ یا اس میں کوئی
ابہام ہے۔ یا پھر کوئی پریشانی ہے۔ یا یقین کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ یا عقیدت
کی بات ہے ہم سب یار دوست لوگ بیٹھے ہیں۔ آپ بتائیں کیا روح کے بغیر آپ
کچھ ہیں؟ روح نے اللہ کو دیکھا ہے یوم ازل میں؟ الست بربکم ... اللہ نے کہا ۔
تو اگر ہم اپنی روح سے واقف ہوجائیں اللہ سے واقف ہوگئے ۔ اللہ کے دوست
بن گئے۔ الا ان اولیا اللہ لاخوف علیھم و لہم یحزنون ... اللہ کے دوستوں کو نہ
خوف ہوتا ہے نہ غم ۔ دوستی کیا بغیر دیکھے ہوسکتی ہے؟ بھئی کہا ناں کہ
میرے دوستوں کو خوف اور غم نہیں ہوتا۔ کیا اللہ کی قربت کے بغیر،اللہ کو
دیکھے بغیر ، اللہ کو سنے بغیر، اللہ سے دوستی ہوسکتی ہے؟ بھئی جب انسانوں
میں نہیں ہوسکتی تو اللہ سے کیسے ہوگی؟ جب بندہ اپنی روح سے واقف
ہوجاتا ہے ۔ روح چونکہ اللہ کی دوست ہے۔ اللہ کا حصہ ہے۔ و نفخت فیہ من
روحی۔ ... ہم نے انسان کا پتلابنایا اور اپنی جان میں سے ایک حصہ نکال کہ اس
کے اندر ڈال دیا۔ روح کیا ہوئی؟ اللہ کی جان ہوئی۔ و نفخت فیہ من روحی۔ ...
ہم سب کیا ہوئے؟ جی؟ اللہ کی جان ہوئے ڈرنے کی کیا بات ہے؟ اللہ ایسی
باتوں سے ناراض نہیں ہوتا۔ اللہ خوش ہوتا ہے۔ غور و فکر کرنے سے۔ و نفخت
فیہ من روحی۔ ...کہ ہم نے انسان کا پتلا بنایا ، سڑی ہوئی بجنی مٹی سے اور اس
کے اندر اپنی ... اپنی جان ڈال دی۔ تو ہم کیا ہوئے بھئی؟ اللہ کی جان ہی ہوئے
ناں؟ اب آپ یہ پڑھیں۔ نحن اقرب الیہ من حبل الورید ... کہ میں تو تمہاری رگ
جاں سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ یعنی میں ہی تمہاری جان ہوں۔ کیا مطلب ہو
ا اس کا رگ جان سے زیادہ قریب ہونے کا کیا مطلب ہوا۔کہ میں ہی تمہاری
جان ہوں۔ میں ہی تمہاری زندگی ہوں۔ اللہ یہ بھی کہتا ہے کہ تم میری آنکھ
سے دیکھتے ہو، میرے کانوں سے سنتے ہو، میرے دل سے سوچتے ہو۔قرآن ہے یہ۔
صحیح بات ہے بھئی اللہ کہتا ہے بھئی تم تو میری جان ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ
فرماتے ہیں ... و فی انفسکم افلا تبصرون ... میںتمہارے اندر بیٹھا ہوا ہوں تم
مجھے دیکھتے کیوں نہیں ہو؟ و فی انفسکم ... کہ میں تمہاری روح میں ہوں ،
تمہاری جان ہوں ، تمہارے اندر ہوں ... افلا تبصرون ... تم مجھے پھر بھی نہیں
دیکھتے؟ اس کا کیا مطلب ہوا؟ کہ اللہ تعالیٰ یہ چاہتے ہیںکہ بندہ کا اللہ سے

ایسا تعلق قائم ہوجائے کہ بندہ اللہ کو دیکھے اللہ بندے کو دیکھے۔۔ اور یہی اسلام
ہے۔۔ یہی تمام انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہیںاور یہی وہ
تعلیم ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ساری زندگی مصائب جھیل کر، مشقتیں برداشت
کرکے ، وطن سے دور ہوکر ، تین سال تک شعب ابی طالب میں قید ہوکر امت
مسلمہ کو سمجھائیں۔اب صورت حال یہ ہے کہ یہاں ہر آدمی مادی وجود کو
ہی سب کچھ سمجھے ہوئے ہے۔ جبکہ مادی وجود ایک پردہ ہے روح کے درمیان۔
جب آپ پردہ ایسے کریں گے روح نظر آجائے گی۔ جب روح نظر آگئی تو کیا نظر
آیا؟ اللہ کی جان نظر آگئی۔ جب اللہ کی جان ہی نظر آگئی تو اللہ کیوں نہیں
نظر آیا؟ بات سمجھ میںآئی یا ابھی تک ایسے ہی ہے؟ وہ کہتے ہیںوہ صاحب نے
زلیخا پڑھی ساری رات ، لوگ پڑھتے گئے سنتے رہے۔۔ صبح کو ایک بڑے صاحب
اٹھے اور انہوں نے کہا میاں حضرت صاحب یہ تو بتاؤ زلیخا عورت تھی یا مرد؟
اس کو پھر دہرائیں۔ جب آپ پیدا نہیں ہوئے تو کہاں تھے؟ اور جب پیدا ہوگئے تو
آپ کا بچپنا کدھر گیا؟ جب آپ جوان ہوئے تو لڑکپن کدھر گیا؟ جب بوڑھے ہوئے تو
جوانی کدھر گئی؟ وہ آپ نے وہ سنا ہوگا ناں وہ کیا ...جو جاکے نہ آئی وہ جوانی
دیکھی اور جو آکے نہ گیا وہ بوڑھاپا دیکھا۔ لیکن بوڑھاپا بھی چلا جاتا ہے۔۔ جب
آدمی مرجاتا ہے تو بوڑھاپا بھی چلا جاتا ہے۔۔ اب اللہ سے دوستی کرنے کے لئے ،
اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لئے ، یوم ازل میں پہنچنے کے لئے ہمیں کیا کرنا
ہے؟ اپنی روح سے واقفیت حاصل کرنی ہے۔۔ روح کہاں ہے؟ اندر یا باہر؟ اندر
ہی ہے۔۔ اب کیا کرنا ہے کہ صرف اتنا کرنا ہے کہ اندر جھانکنا ہے۔۔ باہر کچھ
بھی نہیں رکھا۔ کچھ بھی نہیں رکھا۔ باہر تو یہ جسم ہے گوشت پوست کا۔اس
کے اندر ہی زندگی ہے۔۔ اب خیالات آپ کو آتے ہیں ، آپ یہ بتائیں خیالات باہر آتے
ہیں یا اندر آتے ہیں؟ بھوک اندر لگتی ہے یا باہر لگتی ہے؟ پیاس اندر لگتی ہے،
باہرلگتی ہے؟ آپ کوئی چیز دیکھتے ہیں بظاہر تو سامنے دیکھ رہے ہیں لیکن
کہاں دیکھتے ہیں؟ دماغ میں۔ آپ کی یہ آنکھیںعکس دیکھتی ہیں دماغ میں جاکر
وہ عکس پڑتا ہے پھر آپ دیکھتے ہیں آپ سمجھ رہے ہیںکہ آپ یوں دیکھ رہے
ہیں۔ ایسے نہیں دیکھ رہے۔۔ آپ یوں دیکھ رہیں ہیں۔ سمجھ رہے ہیں یوں
دیکھ رہے ہیں۔ اگر دماغ میں کسی چیز کا آنکھوں کے ذریعے عکس نہ جائے آپ
کچھ دیکھ سکتے ہیں؟ تو کہاں دیکھ رہے ہیں؟ تو بھائی اندر ہی دیکھ رہے ہو،
اندر ہی کھارہے ہو ، اندر ہی پی رہے ہو ، اندر ہی سوتے ہو، اندر ہی اندر
غصے کررہے ہواور اندر ہی اندر نفرت کررہے ہو ، اندر ہی اند ر محبت کررہے
ہو ، تو آپ اندر کے علاوہ کیا ہوئے؟ جی؟ اند ر جھانک لو۔ جب سب ہی کچھ
اندر ہے باہر تو یہاں کچھ ہے ہی نہیں اور جب اندر آپ کا خراب ہوجاتا ہے یا تو
آدمی پاگل ہوجاتاہے یا مرجاتاہے ، کسی کا اندر خراب ہو جائے۔۔ بیماری کہاں
ہوتی ہے؟ اندر ہوتی ہے باہرہوتی ہے؟ جی؟ صحت کہاں ہوتی ہے؟ گرمی
سردی کا احساس کہاں سے ہوتا ہے؟ اگر ایک آدمی بے حس ہے اس کے اندر کی
مشین خراب ہوگئی ہے تو اسے نہ گرمی لگتی ہے نہ سردی لگتی ہے۔۔ کیا پاگل

آدمی نہیں دیکھے آپ نے؟ سخت سردی ہے ، وہ جناب ایک کرتے میںچلا جارہا
ہے۔ سخت گرمی ہے ۔ گھنٹوں گھنٹوں دھوپ میں سورج کو دیکھ رہا ہے۔
کیوں؟ کیوں؟ اندر خرابی ہے۔ تو جب سب کچھ ہی اندر ہے ۔ باہر کچھ ہے ہی
نہیں تو اس سے بڑی حماقت کیا ہوگی کہ ہم اندر کو چھوڑ کر باہر مارے پھر
رہے ہیں۔ اب پھر ہم حضور پاک ﷺ کا ارشاد ... من عرف نفسہ ... جس نے اپنے
اندر سے واقفیت حاصل کرلی ، اس نے پوری کائنات سے واافیت حاصل کرلی۔
اس نے کائنات کو بنانے والے رب سے واقفیت حاصل کرلی۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک
میں فرماتا ہے ... لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ... تیسرے پارے میں والتین و
الزیتون کی آیت ہے یہ بہت سارے لوگوں کو یاد ہوگی۔... لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم ...ہم نے انسان کو بہترین تصویر بنائی۔ یا اس کا یوں ترجمہ آزاد
کیجئے کہ انسان ہماری بہترین تخلیق ہے۔ بہترین صناعی ہے۔ ثم رددنہ اسفل
سافلین... لیکن یہ تاریکی میں پڑا ہوا ہے ۔ تاریکی میںپڑا ہوا ہے۔ تاریکی میں
پڑے ہوئے ہونے کا مطلب کیا ہے ؟ پہلے تو آپ یہ بتائیں بہترین صناعی یہ گوشت
پوست کا جسم ہے یا روح ہے؟ جی؟ اب جب انسان روح کو چھوڑ کر اس سڑاند
کو سب کچھ سمجھ لیتا ہے ۔ سڑاند ہی ہے نطفہ جہاسے آپ کی پیدائش ہوئی
دیکھ لیجئے یعنی گندگی غلاظت کے علاوہ اس جسم کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔
پیدائش کا مرحلہ دیکھ لیجئے۔ ماں کے پیٹ میں حیض کا خون پینا دیکھ لیجئے۔
پھر دودھ ... حیض بند ہوجاتا ہے ، حیض دودھ کی شکل اختیار کرلیتا ہے تو حیض
ہی پیتا ہے ناں۔ جو کچھ آپ کھاتے ہیں وہ سب سڑاند ہے۔ گیہوں کا آٹا گوندھ
کے رکھ دیجئے دیکھئے کیسی سڑاند اٹھے گی۔ سبزی، پھل، فروٹ ، گوشت۔ بتائیے
کون سی ایسی چیز ہے جس میں سڑاند نہیں ہے؟ تو یہ مادی وجود سڑاندکے
علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اسفل سافلین اور سڑاند میں کیا فرق ہے؟ کیچڑ میں ...
اسفل سافلین کا مطلب کیچڑ میں پڑا ہوا۔ گندگی اور غلاظت میں پڑا ہوا ہے۔
تو گندگی غلاظت میں پڑے ہوئے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سڑاند کو ہی سب
کچھ اس نے سمجھ لیا ہے۔ جبکہ یہ ہماری بہترین صناعی ہے۔ ... لقد خلقنا
الانسان فی احسن تقویم ...اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان ہماری بہترین
تخلیق ہے۔ بہترین صناعی ہے۔ اور یہ کیچڑ میں پڑا ہوا ہے۔ کیچڑ میں پڑا ہوا
ہونے سے کیا مراد ہے بھائی؟ تو تعفن کی جو اس کی زندگی ہے ، گوشت پوست
کی جو زندگی ہے اس سے باہر نہیں آتے اور جب اس سے باہر آجائے گا تو ظاہر
ہے بہترین صناعی ہے اللہ کی۔ اچھا اب آپ یہ بتائیں کہ سڑاند باہر ہے یا
روشنی باہر ہے؟ سڑاند باہر ہے یا لطافت باہرہے؟ روشنی باہر ہے تاریکی باہر
ہے؟ روح باہر ہے یا ... چلو روح ، روح تو روح تو نور ہے ناں روح تو ۔ روشنی
بھی ہے نور بھی ہے ، سب کچھ ہے۔ تو وہ باہر ہے یا سڑاند باہر ہے؟ سڑاند
میں رہتے ہوئے جب آپ اپنے اندر غور و فکر کریں گے ، اسفل سافلین سے باہر
نکل جائیں گے۔ بہترے صناعی اللہ کی آپ کے سامنے آجائیگی۔اور روح کو آپ
دیکھ لیں گے۔ اس کا جو بہترین طریقہ اندر جھانکنے کا جو بہترین طریقہ انبیائے

کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے ، قرآن سے حدیث سے ، آسمانی کتابوں سے جو
ثابت ہے وہ مراقبہ ہے۔ مراقبہ سے مراد اندر کا کھوج لگانا۔ مراقبہ کا مطلب
ہے کہ اپنے اندر ڈوب کر ، سڑاند اور تعفن سے آزاد ہوکر اللہ کے انوار اور تجلیات
کو تلاش کرنا۔ اب اس میں بتائیے کون سا مشکل کام ہے بھئی؟ آنکھیں بند کرکے
بیٹھ جاؤ اور اپنے اندر ڈھونڈ لو۔ اب کمرے بھی ہیں۔ کمرے کے اندر بہت سارے زر
و جواہر بھی ہیں۔ہر چیز میسر ہے۔ باہر تالہ لگا ہوا ہے۔ چابی آپ کے پاس
ہے۔ آپ تالہ ہی نہیں کھولتے۔ اور فقیروں کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ کتوں کی
طرح پڑے رہتے ہیںسڑکوںپہ۔ جو بچا کھچا کھالیتے ہیں۔ تو یہ اس میں آپ کی
عقل مندی ہے یا بے وقوفی ہے؟ اندر روح ہے ، روح اللہ کی جان ہے۔ اللہ کی
جان اللہ سے الگ نہیں ہے۔ اللہ کی جان اللہ نہیں ہوسکتی۔اب جیسے باپ،
حالانکہ بچے اگر ماں کا دودھ نہ پئے ، ماں کے پیٹ میں بچے کو اگر نومہینے تک
غذا فراہم نہ ہو تو بچے پیدا ہی نہیں ہوسکتا۔ لیکن بچہ ماں نہیں بن جاتا۔ آپ
بتائیے بچہ ماں کی جان کے علاوہ کچھ ہے؟ جی؟ اسی طرح انسان مخلوق اللہ
کی جان کے علاوہ کچھ نہیں ہے لیکن اللہ نہیں ہے مخلوق ہے۔ مختصر یہ ہے
کہ اگر آپ اپنے اندر جھانکنے کی پریکٹس کرلیں جدوجہد کریں۔ اللہ کی آیات پر،
اللہ کی نشانیوں پر تفکر کریں ، مراقبہ کریں۔ آپ اپنے انر سے ، اپنی ذات سے،
اپنے نفس سے ، اپنے اندر سے ، اپنی روح سے بہت آسانی کے ساتھ واقف ہوسکتے
ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ اپنے اندر اپنی روح کو، اپنی
زندگی کو ، اپنے غیب کو تلاش کرنے کی جدوجہد کریں۔ مراقبہ کرلیں؟ (اختتام)